مرزا اسداللہ خاں غالبؔ

(1869 - 1797)

غالب آگرے میں پیدا ہوئے۔ دادا، باپ اور پھر چچا کی موت کے بعد ان کے نانا نے ان کی پرورش کی۔ تیرہ سال کی عمر میں غالب کی شادی دِلّی کے ایک معزز خاندان میں ہوگئی۔ شادی کے کچھ عرصے بعد وہ دِلّی آگئے اور آخری دم تک یہیں رہے۔

غالب اُردو کے عظیم شاعر تھے۔ انھوں نے پہلے اسدؔ اور بعد میں غالب تخلص اختیار کیا اور اسی تخلّص سے مشہور ہوئے۔ اُردو کے ساتھ ساتھ فارسی شاعری میں بھی غالب کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ ان کا اُردو کلام ان کے فارسی کلام سے بہت کم ہے۔

غالب کی شاعری کے بارے میں دو باتیں مشہور ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ فلسفی شاعر تھے اور دوسری یہ کہ ان کا کلام بہت مشکل ہے۔ ان باتوں میں تھوڑی بہت سچائی ضرور ہے۔ غالب کی شاعری اس معنی میں فلسفیانہ ہے کہ ان کے کلام میں زندگی اور کائنات کی بہت سی نازک اور باریک باتوں کی طرف اشارے ملتے ہیں۔ یہ بھی صحیح ہے کہ غالب کے کلام میں فکر کا عنصر زیادہ ہے۔

ان کی شاعری ہمیں نئی نئی دنیاؤں کی سیر کراتی ہے۔ زندگی کا کوئی مرحلہ ایسا نہ ہوگا جس پر ہم ان کے کسی نہ کسی شعر کے ذریعے اظہارِ رائے نہ کرسکیں۔

غالب نے قصیدہ، رباعی اور قطعات وغیرہ بھی کہے۔ لیکن غزل گو کے علاوہ قصیدہ گو کی حیثیت سے بھی ان کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ خطوط نگاری میں بھی غالب نے بڑی شہرت حاصل کی۔ ان کے اُردو خطوط کے دو مجموعے ''اُردوئے معلّٰی'' اور ''عودِ ہندی'' بہت معروف ہیں۔

© NCERT not to be republished

5160CH18

غزل

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

بات پر واں زبان کٹتی ہے
وہ کہیں اور سنا کرے کوئی

کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند
کس کی حاجت روا کرے کوئی

جب توقع ہی اُٹھ گئی غالبؔ
کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی

مشق

لفظ و معنی

ابنِ مریم	:	مریم کا بیٹا یعنی حضرت عیسیٰؑ
جنوں	:	دیوانگی، سودا

© NCERT not to be republished

حاجت مند	:	محتاج، ضرورت مند
حاجت روا کرنا	:	ضرورت پوری کرنا
گلہ	:	شکوہ، شکایت

غور کرنے کی بات

- یہ غزل سہل ممتنع کی بہترین مثال ہے۔
- مطلعے میں شاعر نے ابنِ مریم کی تلمیح کا استعمال کیا۔ کسی مذہبی یا تاریخی واقعے کی طرف اشارہ کرنے کو تلمیح کہتے ہیں۔ ابنِ مریم حضرت عیسیٰ کی کنیّت ہے۔ غالب نے اس شعر میں شوخ انداز اختیار کرتے ہوئے یہ اشارہ کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی طرح کوئی میرے دکھ کی دوا کرے۔
- ابنِ مریم حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کی کنیّت ہے۔ کنیّت اُس نام کو کہتے ہیں جو باپ یا ماں کے تعلق سے بولا جاتا ہے۔
- مریم حضرت عیسیٰؑ کی ماں کا نام ہے۔ اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کو یہ معجزہ دیا تھا کہ وہ جاں بلب مریض پر دَم کر کے اُس کو تندرست اور قُم باذن اللہ (اُٹھ اللہ کے حکم سے) کہہ کر مردے کو زندہ کر دیتے تھے۔ غالب نے اسی خصوصیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔
- ''کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند'' کہہ کر غالب نے یہ ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک حاجت مند ہے۔

سوالات

1. ابنِ مریم کی وضاحت کرتے ہوئے مطلعے کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
2. ''زبان کٹتی ہے'' سے کیا مراد ہے؟
3. توقع ختم ہو جانے کے بعد غالب نے گلہ نہ کرنے کا اشارہ کیوں دیا ہے؟

© NCERT not to be republished

غزل

پھر مجھے دیدہ تر یاد آیا
دل جگر تشنۂ فریاد آیا

دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز
پھر ترا وقتِ سفر یاد آیا

آہ! وہ جرأتِ فریاد کہاں
دل سے تنگ آکے جگر یاد آیا

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے
دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا

میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسدؔ
سنگ اُٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

مشق

لفظ و معنی

دیدۂ تر : روتی ہوئی آنکھ

تشنۂ فریاد : فریاد کا بہت زیادہ پیاسا، فریاد کا شدید خواہش مند

© NCERT not to be republished

ہنوز	:	ابھی، اب تک
وقتِ سفر	:	سفر کا وقت، مراد جدائی

غور کرنے کی بات

- مطلع کے دوسرے مصرعے میں ''جگر تشنۂ فریاد'' کی ترکیب میں ''جگر تشنہ''، تشنگی کے اظہار کا کلمۂ مبالغہ ہے۔ چنانچہ جگر تشنۂ فریاد کے معنی ہوئے فریاد کے لیے بے انتہا پیاسا۔ شاعر نے دیدۂ تر کی رعایت سے فریاد کی تشنگی کا ذکر کیا ہے۔

سوالات

1. غزل کے مطلع کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
2. شاعر کو دشت دیکھ کر گھر کیوں یاد آیا؟
3. دوسرے شعر میں ''وقت سفر یاد آیا'' کہہ کر کس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

عملی کام

- اس غزل سے ایسے الفاظ کی فہرست بنائیے جہاں شاعر نے اضافت کا استعمال کیا ہے۔
- اس غزل کو یاد کیجیے۔

© NCERT not to be republished